



سوال

(121) حالتِ حیض میں دی گئی طلاق کا رجوع

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید نے والدہ سے ناراض ہو کر اپنی بیوی حالتِ حمل میں مجلسِ واحد میں تین تین طلاقیں دی بعد ازاں رجوع کرنا چاہتا ہے کیا شرعاً اس کے لئے رجوع کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مجلسِ واحد کی تین شرعاً ایک رجعی طلاق کے حکم میں ہے یعنی: صرف ایک ایسی طلاق واقع ہوئی ہے جس میں شوہر کو عدت کے اندر رجعت کا حق و اختیار حاصل ہونا ہے اور بقیہ دو طلاق خلاف شرع ہونے کی وجہ سے لغو اور کالعدم ہوتی ہے عن ابن عباس قال: طلق رکانہ أم رکانہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: راجع امرتک فقال: انی طلقہا ثلاثاً؟ قال قد علمت راجعہا (رواہ ابوداؤد) وفي لفظ لآحمد: طلق ابورکانہ امرتہ فی مجلس واحد ثلاثاً فزمن علیہا حتی شدید فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راجعاً فإنہا واحدة وعنه قال کان الطلاق علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وسنتین من خلافة عمر الثلاث واحدة الحدیث رواہ مسلم

اور مطلقہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے وَأَوْلَاتُ الْأَحْمَالِ أَعْلُنَ أَنْ يَصْنَعْنَ حَمْلَهُنَّ قرآن کریم پس زید اپنی مطلقہ سے بچہ پیدا ہونے سے قبل رجوع کر سکتا ہے یعنی: صرف زبان سے یہ کہہ دینے سے کہ میں اپنی مطلقہ فلاں بیوی بنا لیا (مطلقہ راضی ہو یا نہ) رجوع صحیح ہو جائے گا۔ زید نے اگر وضع حمل سے پہلے رجوع نہیں کیا۔ تو عورت کی رضامندی سے نکاح جدید کے ذریعہ اس کو اپنی زوجیت میں لاسکتا ہے۔ طلالہ شرعی کی ضرورت نہیں ہوگی۔ مکتوب

صحیح احادیث کی رو سے ایک مجلس کی تین طلاقیں خواہ ایک ہی لفظ: تجھے تین طلاق یا تجھے طلاق۔ تجھے طلاق۔ تجھے طلاق سے دی جائیں ایک ہی شمار ہوتی ہیں۔ ایسی تین طلاقوں کے بعد شوہر کو عدت کے اندر (اور عدت تین حیض ہے) رجعت کا پورا پورا اختیار ہے۔ اگر عدت کے اندر رجوع کر لیا جائے تو نئے نکاح کی ضرورت نہیں ہے۔

مندرجہ ذیل احادیث سے یہ سے صراحت کے ساتھ ثابت ہوتا ہے

(1) عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَسُنَّتَيْنِ مِنْ خِلاَفَةِ عُمَرَ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً، فَخَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ اسْتَعْلَمُوا فِي أَمْرٍ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ فِيهِ آثَاةٌ، فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْكُمْ، فَأَمْضَاهُ عَلَيْنَا"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے (ابتدائی) دو



سالوں تک (انٹھی) تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھی، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگوں نے ایسے کام میں جلد بازی شروع کر دی ہے جس میں ان کے لیے تحمل اور سوچ بچار (ضروری) تھا۔ اگر ہم اس (عجبت) کو ان پر نافذ کر دیں (تو شاید وہ تحمل سے کام لینا شروع کر دیں) اس کے بعد انہوں نے اسے ان پر نافذ کر دیا۔ (انٹھی تین طلاقوں کو تین شمار کرنے لگے)

(2) عن طاؤس أن أبا الصبراء قال لابن عباس: أتعلم إنما كانت الثلاث تبجل واحدة على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وثلاثاً من إمامة عمر؟ فقال ابن عباس نعم

ابو الصبراء نے ابن عباس سے کہا کہ: کیا آپ کو معلوم ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ابو بکر میں اور حضرت عمر کے خلافت کے تین سال تک طلاقیں اس ایک ہی شمار ہوتی تھیں؟ تو حضرت ابن عباس نے فرمایا: ہاں مسلم شریف

(3) عن طاؤس، أن أبا الصبراء، قال لابن عباس: بائ من بئناك، «ألم يكن الطلاق الثلاث على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، وأبي بكرٍ واحدة»؟ فقال: «قد كان ذلك، فلما كان في عهد عمر بنتناج الناس في الطلاق، فأجازهُ عليهنم

ابراہیم بن یسرہ نے طاؤس سے روایت کی کہ ابو صبراء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کی: آپ اپنے نوادر (جن سے اکثر لوگ بے خبر ہیں) فتووں میں سے کوئی چیز عنایت کریں۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں تین طلاقیں ایک نہیں تھیں؟ انہوں نے جواب دیا: یقیناً ایسے ہی تھا، اس کے بعد جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو لوگوں نے پے در پے (غلط طریقے سے ایک ساتھ تین) طلاقیں دینا شروع کر دیں۔ تو انہوں نے اس بات کو ان پر لاگو کر دیا

ان احادیث کی روشنی میں شوہر بیوی سے عدت کے اندر بیوی رجعت کر سکتا ہے۔ اگر طلاق حیثی ہوئے تین حیض یا تین حیض طہر نہ گزرا ہوا۔

طلاق خواہ غصہ کی حالت میں دی جائے یا سنجیدگی کی بہر حال واقع ہو جائے گی اور ایک مجلس کی تین طلاق ایک ہی شمار کی جائے گی جیسا کہ مذکور بالا احادیث سے ثابت ہو چکا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 265

محدث فتویٰ